بقیع
JULY 2024
361
Regd. # MC-1177
Fatwa (Shariah Ruling) Regarding Human Milk Bank
"ہیومن مِلک بینک" کی شرعی حیثیت
تحقیق
علامہ ابو حمزہ مولانا محمد طارق العطاری النعیمی
(متخصص فی الفقہ الاسلامی بجامعۃ النور)
مُصدق
شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی
(شیخ الحدیث جامعۃ النور و رئیس دارالافتاء النور)
جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Fatwa (Shariah Ruling) Regarding Human Milk Bank

”ہیومن مِلک بینک“ کی شرعی حیثیت

تحقیق

علّامہ ابو حمزہ مولانا محمد طارق العطّاری النّعیمی حفظہ اللہ

(مُتخصص فِی الفِقہِ الاسلامی بجامعۃ النُّور)

مُصدّق

شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

(شیخ الحدیث جامعۃ النّور ورئیس دارالإفتاء النّور)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

نام کتاب : "ہیومن مِلک بینک" کی شرعی حیثیت

سن اشاعت : محرم الحرام ۱۴۴۵ھ / جولائی 2024ء

ناشر : جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون: 021-32439799

خوشخبری : یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

فہرست

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آئے دن لبرل طبقوں کی طرف سے مختلف فتنے پھیلائے جاتے ہیں جس کے خلاف علمائے حق اپنی آواز بلند کرتے ہیں اور مستند مفتیان کرام ان فتنوں کا دلائل کے ساتھ رد فرماتے ہیں اور ان فتنوں کے آگے بند باندھتے ہیں جس سے نہ صرف وہ فتنے اس وقت بیٹھ جاتے ہیں بلکہ کئی نسلوں تک، پھر لبرلز کو اس طرح کی فتنہ زنی کی ہمت نہیں ہوتی۔ انہی فتنوں میں سے ایک فتنہ پاکستان میں "مِلک بینک" (MILK BANK) کے قیام کی تجویز بھی ہے اور بظاہر اس سے ان کا مقصد قبل از وقت پیدا ہونے والے ایسے نومولود بچوں کو بچانا ہے جو چالیس ہفتوں سے پہلے پیدا ہو جاتے ہیں اور جنہیں ماں کے دودھ کی ضرورت ہوتی ہے اور ان کی ماؤں کو دودھ نہیں اترتا اُن بچوں کو دوسری عورتوں کے دودھ پلا کر اور اس کے لئے ان کے عزائم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ معاوضے کے بدلے عورتوں کو تیار کیا جائے کہ وہ "مِلک بینک" میں آکر دودھ جمع کروائیں اور پھر اس دودھ سے بیکٹیریا کو ختم کرکے فریز کیا جائے اور پھر نومولود بچوں کو وہ دودھ پلایا جائے۔ کہنے سننے میں تو بہت اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن اس طرح دودھ پلانے میں بہت سے شرعی اور معاشرتی مسائل ہیں اور ان ہی شرعی اور معاشرتی خرابیوں کے سبب جُوں ہی یہ فتنہ اٹھا تو اہل حق نے اس پر آواز بلند کی اور اس غیر شرعی امر کی تردید کا سلسلہ شروع ہو گیا اور اس فتنے کی سرکوبی کے لئے ہمارے **"دار الافتاء النور"** سے بھی رابطہ کیا گیا جس پر دار الحدیث اور دار الافتاء کے سربراہ شیخ الحدیث مفتیٔ اہلسنت ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی دامت برکاتہم العالیہ کے حکم پر اور ان ہی کی سرپرستی میں فوراً کام شروع کیا گیا اور کوشش کی گئی کہ اُن تمام پہلوؤں پر بھی گفتگو کی جائے جن پر کسی اور جانب سے کوئی کام ہماری نظر سے نہیں گزرا۔ چنانچہ اس فتوی کو بہتر انداز میں لکھنے کے لئے علامہ محمد طارق عطاری نعیمی کی ذمے داری لگائی گئی اور ان کی رہنمائی کے لئے ماہر مفتیان کرام کی ایک ٹیم

تشکیل دی گئی جس میں مفتی جنید صاحب، مفتی فرحان صاحب، مفتی شہزاد صاحب، علامہ طاہر صاحب دامت برکاتہم العالیہ شامل ہیں علامہ طارق صاحب نے دو ہفتوں کے مختصر سے وقت میں مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے کُتب سلف و خلف سے تحقیق کی، ماشاء اللہ خوب لکھا بڑی محنت کی اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور ان کے ساتھ علامہ سیّد منیز شاہ صاحب اور علامہ محمد آصف صاحب نے بھرپور تعاون کیا، اسی طرح الحمدللہ اس فتوٰی کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور اسے کئی پہلوؤں سے دوسرے فتاوٰی جات کی بنسبت ممتاز کر دیا۔

اس فتوٰی کی انفرادیت یہ ہے کہ "مِلک بینک" کے مُجوِّزین کی جانب سے یہ اعتراض کیا گیا کہ ہم دُودھ کو پاؤڈر کی شکل میں تبدیل کر کے استعمال کروائیں گے تو اس میں مِلک پاؤڈر کی مکمل تحقیق کی گئی کہ آیا یہ ملک پاؤڈر جو ماں کے دودھ سے بنے گا تو اگر ماں کے دودھ کو پاؤڈر کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے اور پھر اُس میں پانی ملایا جائے تو غالب اور مغلوب کا اعتبار کس طرح کیا جائے گا مزید برآں اس فتوٰی میں بچے کے ماں کی چھاتی سے دودھ پینے کے وہ فوائد بھی بیان کئے ہیں جو اطباء نے ماں اور اس کے بچے کے لئے مفید قرار دیئے ہیں نیز اسے تفصیلاً مُستند حوالہ جات اور ان کے تراجم کے ساتھ پیش کیا ہے ساتھ ہی ساتھ اس فتوٰی میں مغربی ممالک میں مسلمانوں کا "مِلک بینک" سے اجتناب کرنے کو حوالے کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں کی گئی محنت کو قبول فرمائے۔

ادارہ جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان اس فتویٰ کو اپنے سلسلہ اشاعت کے ۳۶۱ ویں نمبر پر شائع کر رہی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے مُحقّق، جملہ معاونین و اشاعت کاران کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی دینی و علمی خدمات میں روز افزوں ترقی فرمائے۔ آمین

فقیر محمد عرفان ضیائی

خادم جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان (کراچی)

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ کیا ایک ایسا "مِلک بینک" (MILK BANK) قائم کرنا جائز ہے جس میں مختلف عورتوں کے دودھ کو جمع کیا جائے اور پھر اس دودھ کو اس کی اپنی ہی شکل (مائع کی صُورت) میں یا پھر اس کو پاوڈر میں تبدیل کرکے کسی ایسے ضرورت مند بچے کو پلایا جائے جس کی اپنی ماں کو دودھ نہیں اترتا جب کہ اس بچے کو انسانی دودھ ہی کی ضرورت ہو؟ (سائل: سیّد محمد رفیق شاہ، ترجمان جماعت اہلسنّت کراچی)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: صورتِ مسئولہ میں مذکورہ نوعیت کا "مِلک بینک" قائم کرنا کہ جس میں خواتین اپنا دودھ فروخت کریں یا بلا معاوضہ دیں خلاف شریعت، سخت ناجائز و حرام ہے اور دینی معاشرتی کئی مفاسد کا باعث ہے لیکن اگر کوئی عورت کسی دوسرے بچے کو عوض لے کر یا بلا عوض اپنا دودھ چھاتی سے یا برتن میں نکال کر پلاتی ہے تو مفاسد کے نہ ہونے کی بنا پر بلا کراہت جائز و درست ہے۔

عدمِ جواز کے اسباب:

"مِلک بینک" کے قیام کے ناجائز ہونے کا پہلا سبب یہ ہے کہ اگر اس بینک میں موجود دودھ کو کسی بچے کو ڈھائی سال کی عمر کے اندر پلا دیا جائے تو حُرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی اگرچہ دو سال کے بعد دُودھ پلانا فقہ حنفی میں حرام ہے البتہ اگر ڈھائی سال کے بعد پلایا تو حُرمتِ رضاعت تو ثابت نہیں ہو گی لیکن پلانا، ناجائز اور گناہ ہے۔ پھر جب حُرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی تو جتنی عورتوں کا دودھ اس میں شامل ہو گا سب اس بچے کی رضاعی مائیں بن جائیں گی اور ان عورتوں کی اولادیں اس بچے کے رضاعی بھائی اور رضاعی بہنیں بن جائیں گے اور رضاعت کے سبب اُس بچے کا ان سب سے نکاح حرام ہو جائے گا۔ لہٰذا حُرمت رضاعت سے متعلق شریعت کے

احکامات کی پاسداری ناممکن ہو جائے گی کیوں کہ عین ممکن ہے کہ جن بچوں کا آپس میں نکاح ہو رہا ہے وہ اِس فتنہ بینک کی وجہ سے آپس میں رضاعی بھائی بہن بن چکے ہوں۔

قرآن مجید میں جو مُحَرَّمات بیان کئے گئے ہیں، ان میں دودھ کے رشتے بھی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ [1]

ترجمہ: اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں۔ (کنز الایمان)

آیتِ مذکورہ کی تفسیر میں علامہ علاؤالدین علی بن محمد بغدادی الشہیر بالخازن متوفی ۷۲۵ھ لکھتے ہیں: "وَأُمَّهاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَواتُكُمْ مِنَ الرَّضاعَةِ كلُّ أنثى انتسبت باللبنِ إليها فهي أمُّك وبنتها أختك وإنما نصّ اللهُ على ذكر الأمِّ والأخت ليدلَّ بذلكَ على جميعِ الأصولِ والفروعِ ويدل على ذلك ما روي عن عائشة رضي الله تعالى عنها أنَّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال: «يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ»" (ملخصا) [2]

یعنی، اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں، پس ہر عورت جس کی طرف تمہاری نسبت دُودھ کے سبب کی جائے، وہ تمہاری ماں ہو گی اور اس کی بیٹی تمہاری بہن اور اللہ تعالیٰ نے حُرمت رضاعت کے حکم کے لئے ماں اور بہن ہی کا ذکر فرمایا تاکہ ان کے ذریعے تمام اُصول اور فُروع پر دلالت ہو جائے اور اسی پر دلالت کرتی ہے وہ روایت جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مَروی ہے کہ

---

[1] النساء: ٤/ ٢٣
[2] تفسير الخازن، النساء: تحت الآية: ٢٣، ١/ ٣٨٥

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دودھ پلانے سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں، جو ولادت (نسب) کے سبب حرام ہوتے ہیں۔"

اورامام مالک بن انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ، امام عبد الرزاق بن ہمام متوفی ۲۱۱ھ اور امام مسلم بن حجاج متوفی ۲۶۱ھ اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں: عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ»[1]

یعنی، اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "دودھ پلانے سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں، جو ولادت (نسب) کے سبب حرام ہوتے ہیں۔"

اِسی مضمون کی ایک اور حدیث کی شرح میں امام یحیٰی بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں: "وفي حديثِ قصّةِ حفْصةَ وحديثِ قصّةِ عائشةَ الإذنُ لِدخولِ العمّ من الرضاعَة عليْها وفي الحديثِ الآخر فَلْيَلِجْ عليكِ عمُّكِ قلتُ إنّما أرْضعَتْني المرأةُ ولم يُرضِعْني الرّجلُ قال إنّه عمُّكِ فَليلِجْ عليكِ هذه الأحاديثُ مُتَفقةٌ على ثُبوتِ حُرمةِ الرّضاعِ وأجْمعتِ الأمّةُ على ثبوتِها بين الرّضيعِ والمرْضِعةِ وأنّهُ يَصيرُ ابْنَها يَحْرُم عليْه نِكاحُها أبداً ويحِلُّ له النّظرُ إليها والخلْوةُ بها والمسافرَةُ وأجْمعوا أيضاً على انْتِشارِ الحُرْمةِ بين المرْضِعةِ وأولادِ الرّضيعِ وبين الرّضيعِ وأولادِ المرضعةِ وأنّه في ذلك كولَدِها من النّسبِ لهذه

---

[1] المصنف لعبد الرزاق، كتاب الطلاق، باب يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب، رقم الحديث: ١٤٠٢٦، ٧/ ٣٨١

الموطا للإمام مالك، كتاب الرضاع، باب جامع ما جاء في الرضاعة، رقم الحديث: ١، ٥٤٨/ ٣٧٧

صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة، رقم الحديث: ٢، ١٤٤٤/ ١٠٦٨

الأحاديثِ وأمّا الرّجلُ المنسوبُ ذلكَ اللّبَنُ إليه لِكوْنِه زوجَ المرأةِ أو وَطِئَها بِملكٍ أو شُبْهةٍ فمَذْهبُنا ومذهبُ العلماءِ كافَّةً ثُبوتُ حرمةِ الرّضاعِ بينَه وبينَ الرّضيعِ ويَصيرُ وَلَداً له وأولادُ الرّجلِ إخْوةَ الرّضيعِ وأخواتِه وتكونُ إخوةُ الرّجلِ أعمامَ الرضيعِ وأخواتُه عمّاتِه وتكونُ أولادُ الرّضيعِ أولادَ الرّجلِ'' [1]

یعنی، اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ اور اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہما کی احادیث میں اُن کے رضاعی چچا کو اُن سے ملاقات کرنے کی اجازت ثابت ہے اور دوسری حدیث میں ہے: "تمہارے چچا تمہارے پاس گھر میں آجائیں۔" (فرماتی ہیں) میں نے عرض کی کہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا تھا، مرد نے نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ تمہارے چچا ہیں، وہ تمہارے گھر میں آسکتے ہیں۔" یہ احادیث حُرمتِ رضاعت کے ثبوت پر متفق ہیں نیز اُمت کا بھی اس بات پر اِجماع ہے کہ دودھ پلانے والی عورت اور شیر خوار بچے کے مابین حُرمت ثابت ہو جائے گی اور وہ (دودھ پینے والا بچہ اب) اُس عورت کا بیٹا بن جائے گا، اُس سے نکاح کرنا ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گا۔ اس کی طرف دیکھنا، اس کے ساتھ تنہا رہنا اور اس کے ساتھ سفر کرنا حلال ہو جائے گا اور اس بات پر بھی اِجماع ہے کہ حُرمت دودھ پلانے والی عورت اور شیر خوار بچے کی اولاد کے درمیان بھی پھیلے گی اور دودھ پینے والے بچے اور دودھ پلانے والی عورت کی اولاد کے درمیان بھی پھیلے گی اور وہ شیر خوار بچہ اِن احادیث کی رُو سے اس عورت کی نسبی اولاد کی طرح ہو جائے گا اور وہ شخص جس کی طرف یہ دودھ منسوب ہے اس طور پر کہ وہ اُس دودھ پلانے والی عورت کا شوہر ہے یا پھر اس نے وہ دودھ پلانے والی عورت سے اپنی مملوکہ ہونے کی

---

[1] شرح مسلم للنووی، کتاب الرضاع، باب ما یحرم من الرضاعة ما یحرم من الولادة، تحت الحدیث: ۱٤٤٤، ۳/ ۱۷-۱۸

وجہ سے یا پھر شبہ کی وجہ سے ہمبستری کی ہو، تو ہمارا اور تمام علماء کا مذہب اس شخص اور دودھ پینے والی بچی کے درمیان حُرمتِ رضاعت کا ثابت ہونا ہے۔ اور یہ شیر خوار اب اُس شخص کا بیٹا ہو جائے گا اور اس شخص (رضائی باپ) کی اولاد اس دودھ پینے والے بچے کے بھائی بہن ہوں گے، (اسی طرح) اس شخص کے بھائی بچے کے چچا اور بہنیں بچے کی پھوپھیاں بن جائیں گی نیز اس بچے کی اولاد اُس شخص (رضائی باپ) کی اولاد ہو گی۔

بچے کو دو سال تک دودھ پلانے کی اجازت ہے لیکن اگر ڈھائی سال تک بھی دودھ پلا دیا گیا تو حُرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ [1]

ترجمہ، اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لیے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا پہننا ہے حسب دستور کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد

---

[1] البقرۃ: ۲/ ۲۳۳

والا اپنی اولاد کو اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مُضائقہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کر دو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔(ترجمہ کنز الایمان)

آیتِ مذکورہ کی تفسیر میں علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی حنفی متوفی ۱۱۴۳ھ لکھتے ہیں:''فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُما وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِما،ظَهَرَ أنَّ التَّقْيِيدَ لِنَفْي جوازِ الإرْضاعِ بعدَ الحَولينِ وأيضاً نَفْيُ جوازِ الإرضاعِ بعدَ الحولينِ مَبنيٌّ علىٰ أصلِه فانَّ الأصلَ أنَّ الانتِفاعَ بأجْزاءِ الآدمِي غيرُ جائزٍ لكَرَامتِه وأيضاً يَظْهُر نفيُ جوازِ الإرْضاعِ بعد الحوْلينِ بقولِه تعالى **لِمَنْ أَرادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضاعَةَ** إذْ لا شيءَ بعدَ تَمامِه فإنَّ الأبَ يجِبُ عليه الإرضاعُ كالنفقةِ والأمُّ يجبُ عليْها الرَّضاعُ إن لم يعْسِرْ عليها وقال قتادةُ فَرَض اللهُ تعالى على الْوالِداتِ الإرضاعَ حولَيْنِ كامِلينِ ثُمَّ أنْزلَ التَّخفيفَ بقولِه لِمَنْ أَرادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضاعَةَ فبهذهِ الأية ثَبت أنَّ مُدّةَ الإرضاعِ حولينِ لا يَجُوز بعدَها ولا يَثْبُت المحرَمِيّةُ بالإرضاع بعدَها وبه قال أبو يوسفَ ومحمّدٌ والشّافعِي وأحمدُ وهو مَروِيٌّ عن ابْن عبّاسٍ وعُمرَ رواهُما الدّارقُطني وعنْ ابنِ مسعودٍ وعليِّ أخرجَهما ابنُ أبي شيبةَ وقال مالِكٌ حَوْلانِ وشيءٌ ولم يُحَدِّه وقال أبُو حنيفةَ ثلاثُون شَهراً ''(ملخصاً) [1]

یعنی،''اگر وہ باہمی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی مضائقہ نہیں ہے''۔ ظاہر ہوا کہ دودھ پلانے کی جو نفی ہے وہ دو سال کے بعد ہے اور

---

[1] التفسیر المظھری، البقرۃ:۲/ ۱،۲۳۳/ ۳۵۷

یہ بھی کہ دو سال کے بعد دودھ پلانے کا ناجائز ہونا دلیل پر مبنی ہے اور وہ دلیل یہ ہے کہ انسان کے اجزاء سے اس کی کرامت کی وجہ سے نفع اُٹھانا ناجائز ہے۔ نیز دو سال کے بعد دودھ پلانے کا ناجائز ہونا اللہ تعالیٰ کے فرمان کی وجہ سے جو شخص رضاعت مکمل کرنا چاہتا ہے اس پر رضاعت مکمل ہونے کے بعد کوئی چیز لازم نہیں ہے پس باپ پر جس طرح نفقہ واجب ہے دودھ پلوانا بھی واجب ہے اور ماں پر دودھ پلانا جب کہ اس پر تنگی نہ ہو واجب ہے اور قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ماؤں پر پورے دو سال دودھ پلانے کو فرض کیا، پھر تخفیف نازل فرمائی، فرمایا: اس آیت سے ثابت ہے کہ دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے جس کے بعد یہ جائز نہیں، اور اس کے بعد دودھ پلانے سے حُرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی، اور یہی امام ابو یوسف، امام محمد، امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے کہا اور یہی ابن عباس اور عمر (رضی اللہ تعالی عنھم) سے مروی ہے جسے دار قطنی نے روایت کیا اور یہ ابن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اور ابن شیبہ نے ان کو روایت کیا ہے اور امام مالک علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ دو سال اور کچھ مدت اور اس مدت کی کوئی حد بیان نہیں کی اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ تیس مہینے ہیں۔

اور اسی پر فتویٰ ہے چنانچہ امام ابو بکر بن علی بن محمد حداد زبیدی حنفی متوفی ۸۰۰ھ لکھتے ہیں: قوله (ومدّةُ الرضاعِ عند أبي حنيفةَ ثلاثُون شهراً. وقال أبو يوسفَ ومحمدٌ سَنَتَانِ) . (فإذا مضت مدّةُ الرَّضاعِ لم يتعلّق بالرضاع تحريمٌ) قال عليه السلام «لا رضاعَ بعدَ الفصالِ»

فروی محمدٌ عن أبي حنيفة أن ما كان من رضاعٍ في الثلاثين شهراً قبل الفطامِ أو بعده فهو رضاع يحرمُ وعليه الفتوى (ملخصاً) ❶

یعنی، رضاعت کی مدت امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک ڈھائی سال ہے اور امام محمد اور امام ابو یوسف علیہما الرحمہ کے نزدیک دو سال ہے۔ پس جب مُدتِ رضاعت ختم ہو جائے، تو دودھ پلانے سے حُرمت ثابت نہیں ہو گی۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "دودھ چھڑانے کے بعد کوئی رضاعت نہیں" پس امام محمد علیہ الرحمہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر دودھ ڈھائی سال کے اندر اندر پلا دیا خواہ دودھ چھڑانے سے پہلے پلایا ہو یا دودھ چھڑانے کے بعد، تو اس دودھ پلانے سے حُرمت ثابت ہو جائے گی اور اسی پر فتویٰ ہے۔

اعتراض: یہاں یہ اعتراض کیا گیا کہ سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۲۳۳ میں تو دوسری عورتوں سے دودھ پلوانے کی اجازت دی گئی ہے اور یہ مولوی منع کرتے ہیں، اللہ ان مولویوں کو ہدایت دے۔

جواب: اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اس آیت مبارکہ میں مُرضِعہ (دُودھ پلانے والی دائی) سے دودھ پلانے کی اجازت دی گئی ہے اور اس کے تو ہم بھی قائل ہیں کہ دائی سے دودھ پلایا جاسکتا ہے لیکن اس آیت کو پیش کر کے "مِلک بینک" کھولنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی اس لئے کہ "مِلک بینک" میں بہت سی عورتوں کا دودھ جمع کیا جائے گا اور بچے کے اس دودھ کے پینے پر سب اس کی رضاعی مائیں بن جائیں گی اور ان عورتوں کی شناخت ناممکن ہو گی جنہوں نے اُس ایک یا کئی بچوں کو دُودھ پلایا جس

❶ الجوهرة النيرة، شرح مختصر القدوري، كتاب الرضاع، تحت قوله: وإذا اختلط لبن امرأتين إلخ، ۲/ ۱۵٦

کی وجہ سے حُرمتِ رضاعت سے متعلق قرآن کریم کے احکامات کی پاسداری ناممکن ہو جائے گی اور عین ممکن ہے کہ جن بچوں کا آپس میں نکاح ہو رہا ہے وہ آپس میں رضاعی بھائی بہن ہوں۔ پھر اس میں یہ خرابی بھی ہو گی کہ دودھ کو عطیہ یا بیچا جائے گا حالانکہ یہ بھی شرعاً جائز نہیں ہے۔

اعتراض: یہاں یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ فقہ حنفی میں ہے کہ ایک سے زائد عورتوں کا دودھ ملا کر اگر کسی بچے کو پلا دیا جائے تو جس عورت کا دودھ غالب ہے، اُس سے حُرمت ثابت ہو گی اور یہ امام اعظم اور امام ابو یوسف رحمھما اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور جب معلوم ہی نہیں کس عورت کا دودھ غالب ہے اور کس کا مغلوب؟ تو پھر کسی بھی عورت سے رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔

جواب: اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ سے ایک روایت یہ ہے کہ جتنی عورتوں کا دودھ شامل ہے سب سے رضاعت ثابت ہو جائے گی اور یہی امام محمد کا مؤقف بھی ہے اور فقہاء کرام نے اسی قول کو "اظہر" اور "احوط" کہا ہے اور اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

چنانچہ امام ابو بکر بن علی بن محمد حداد زبیدی حنفی متوفی ۸۰۰ھ لکھتے ہیں:

(قوله وإذا اختلطَ لبنُ امرأتينِ تعلق التحريمُ بأكثرهما عند أبي يوسفَ.وقال محمدٌ يتعلّقُ بهما) وعن أبي حنيفة مثلُ قول أبي يوسفَ وأما إذا تساوياً تعلّق بهماَ جميعاً إجماعاً لعدم الأولويةِ. [1]

یعنی، اور صاحبِ "قدوری" کا قول کہ جب دو عورتوں کا دودھ مل جائے تو حُرمت کا تعلق امام ابو یوسف کے نزدیک ان میں سے زیادہ کے ساتھ ہو گا اور امام محمد

[1] الجوهرة النيرة، كتاب الرضاع، تحت قوله: وإذا اختلط لبن امرأتين إلخ، ۲/ ۱۵٦

کے نزدیک دونوں کے ساتھ ہو گا اور امام اعظم سے بھی ایک روایت امام ابو یوسف کے قول کی مثل ہے اور جب برابر ہو تو ترجیح نہ ہونے کے سبب اِجماعاً دونوں سے حُرمت متعلّق ہو گی۔

اور علامہ علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی حنفی متوفی ۱۰۸۸ھ لکھتے ہیں: (ومَخْلوطٍ بماءٍ أو دواءٍ أو لبنِ أخرى أو لبَنِ شاةٍ إذا غلبَ لبنُ المرأةِ وكذا إذا استَوَيا) إجماعاً لعدمِ الأوْلَوِيّة ''جوهرة'' وعلّقَ محمّدٌ الحرمةَ بالمرأتَين مُطلقاً، قيل: وهو الأصَحّ. ❶

یعنی، اور وہ دُودھ جو پانی، دوا، کسی دوسری عورت کے دُودھ یا بکری کے دودھ کے ساتھ مِلایا جائے تو حُرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی بشرطیکہ عورت کا دودھ غالب ہو، اسی طرح (رضاعت) دونوں کے برابر ہونے کی صُورت میں بھی اولویّت (ترجیح) کے نہ پائے جانے کے سبب اجماعاً ثابت ہو جائے گی "الجوہرۃ النیّرۃ" ❷ امام محمد نے (ایسی صُورت میں) حُرمت کو دونوں عورتوں کے ساتھ مطلقاً متعلّق کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہی صحیح ترین قول ہے۔

اور علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں: (قوله: قيلَ وهو الأصحُّ) قالَ في ''البحر'': وهو روايةُ أبي حنيفة، قالَ في ''الغاية''وهو أظهرُ وأحوطُ، وفي ''شرح المجمع'':قيل إنه الأصحُ. اهـ. وفي ''الشرنبلالية'': ورجّحَ بعضُ المشايخ قولَ محمدٍ، وإليه مال صاحب الهدايةِ لتأخيره دليل محمّد كما في ''الفتح'' ❸

---

❶ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ص:۲۰۳

❷ الجوهرة النيرة، كتاب الرضاع، تحت قوله: وإذا اختلط لبن امرأتين إلخ، ۲/ ۱۵٦

❸ رد المحتار على الدر المختار، كتاب النكاح، باب الرضاع، ۹/ ٦۲

یعنی، "بحر" 1 میں ہے کہ "یہ امام اعظم سے روایت ہے"، "غایہ" 2 میں ہے: "یہ قول زیادہ ظاہر اور زیادہ محتاط ہے" اور "شرح المجمع" 3 میں ہے: کہا گیا ہے کہ "یہ قول زیادہ صحیح ہے" اور "شرنبلالیہ" 4 میں ہے: بعض مشائخ نے امام محمد کے قول کو ترجیح دی ہے اور اسی جانب صاحب ہدایہ 5 کا بھی میلان ہے، اس طور پر کہ انہوں نے امام محمد کی دلیل کو مؤخر کیا ہے جیسا کہ "فتح القدیر" 6 میں ہے۔

اور امام اہلسنّت امام احمد رضا حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ "وقوله: وهو أظهَرُ و أحْوَطُ" کے تحت لکھتے ہیں: و هكذا في "التبيين". 7

یعنی،: اور اسی طرح "تبیین الحقائق" 8 میں ہے۔

اور علامہ فخر الدین عثمان بن علی زیلعی حنفی متوفی ۷۴۳ھ لکھتے ہیں: وأما الرابعُ وهو ما إذا اختلطَ لبنُ امرأتينِ فالمذكورُ هنا قول أبي حنيفة وأبي يوسف، وقال محمدٌ وزفرُ تعلّقَ بهما التحريمُ كيفما كان وهو رواية عن أبي حنيفة....وقول محمّد وزفر أظهرُ وأحوطُ كذا في "الغاية" 9

1 البحر الرائق شرح كنز الدقائق،كتاب الرضاع، تحت قوله:و يعتبر الغالب لو بماء،۳/ ۳۹۸

2 الغاية في شرح الهداية، كتاب الرضاع، تحت قوله:وإن اختلط لبن امرأتين إلخ، ۱۱/ ۳۸۲

3 شرح المجمع، كتاب الرضاع، تحت قوله: وإن امتزج بلبن امرأة إلخ، ۷/ ۱۹۷

4 شرح وهبانية، كتاب الرضاع، تحت قوله: ولو كان في طعم إلخ، ق (۴۵/ الف)، مخطوط، مصور

5 الهداية، كتاب الرضاع، تحت قوله: وإذا اختلط لبن إلخ، ۱/ ۲۵۹

6 فتح القدير، كتاب الرضاع، تحت قوله: وإذا اختلط لبن امرأتين إلخ، ۳/ ۳۱۸

7 جدّ الممتار على رد المحتار، كتاب النكاح، باب الرضاع، ۵/ ۳۸

8 تبيين الحقائق، كتاب الرضاع، تحت قوله: و يعتبر الغالب لو بماء إلخ، ۲/ ۶۲۹

9 تبيين الحقائق شرح كنزالدقائق،كتاب الرضاع، تحت قوله:و يعتبر الغالب ولو بماء ودواء إلخ،۲/ ۶۲۹

یعنی، اور چوتھا مسئلہ کہ اگر دو عورتوں کا دودھ مخلوط ہو تو متن میں مذکور قول (غالب کا اعتبار ہو گا) امام اعظم اور امام ابو یوسف کا ہے اور امام محمد اور امام زفر دونوں کے ساتھ حُرمت کو متعلق کرتے ہیں چاہے وہ دودھ کتنی ہی مقدار میں ملے ہوں اور یہ امام اعظم سے بھی ایک روایت ہے۔ اور امام محمد اور امام زفر کا قول زیادہ ظاہر و محتاط ہے جیسا کہ "الغایہ" [1] میں ہے۔

اور صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں: پانی یا دوا میں عورت کا دودھ ملا کر پلایا تو اگر دودھ غالب ہے یا برابر تو رضاع ہے مغلوب ہے تو نہیں۔ یوہیں اگر بکری وغیرہ کسی جانور کے دودھ میں ملا کر دیا تو اگر یہ دودھ غالب ہے تو رضاع نہیں ورنہ ہے اور دو عورتوں کا دودھ ملا کر پلایا تو جس کا زیادہ ہے اس سے رضاع ثابت ہے اور دونوں برابر ہوں تو دونوں سے۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ بہر حال دونوں سے رضاع ثابت ہے۔ [2]

اگر کسی عورت کے دودھ کو برتن میں نکال کر بچے کو ڈھائی سال کی عمر کے اندر پلایا جائے تب بھی حُرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

چنانچہ علامہ زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم مصری حنفی متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں: (قوله: هو مصُّ الرضيعِ من ثدي الآدميّةِ في وقتٍ مخصوصٍ) أي وُصول اللبن من ثديِ المرأة إلى جوف الصغير من فمِه أو أنفِه في مدّةِ الرضاعِ الآتية فشملَ ما إذا حلبت لبنَها في قارورةٍ فإنّ الحرمةَ تثبت بإيجارِ

---

[1] الغاية شرح الهداية، كتاب الرضاع، تحت قوله: وإن اختلط لبن امرأتين، ۱۱/ ۳۸۲
۳۸۲/۱۱

[2] بہار شریعت، دودھ کے رشتہ کا بیان، ۲/۷/۳۹

هذا اللبنِ صبيًّا، وإن لم يوجد المصُّ فلا فرق بين المصِّ، والصبِّ، والسّعوطِ، والوجور كما في ''الخانية''ملخصاً❶

یعنی،(رضاعت بچے کا ایک مخصوص وقت میں کسی انسان کے پستان کو چوسنا ہے)یعنی دودھ کا عورت کی چھاتی سے بچے کے پیٹ میں منہ یاناک کے ذریعے مدّت رضاعت میں پہنچنا اور اس میں عورت کا دودھ بوتل میں نکال کر (پلانے والی) صُورت بھی شامل ہے کیونکہ حُرمت دودھ کو بچے کے پیٹ میں داخل کرنے سے ثابت ہوجاتی ہے اگرچہ اس صُورت میں پستان سے بلاواسطہ پینا نہیں پایا جارہا لہٰذا چھاتی سے چُوس کر پینے،منہ میں دودھ کوڈالنے،ناک میں دوا کی طرح ٹپکانے اور حلق میں ٹپکانے کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے(یعنی بہر حال رضاعت ثابت ہو جائے گی)جیسا کہ "فتاوی قاضی خان"❷ میں ہے۔

اگر مدتِ رضاعت کے اندر ایک عورت کا دودھ دو بچے پئیں تو پھر دونوں رضاعی بھائی بہن بن جائیں گے چاہے دودھ پلانے کے درمیان کتنا ہی وقفہ ہو اور سندھ حکومت نے جو تجاویز پیش کی ہیں ان میں سے ایک تجویز یہ بھی ہے کہ لڑکے والی ماں کا دوسرے لڑکے ہی کو دودھ پلایا جائے اور لڑکی کی ماں کا دوسری لڑکی ہی کو دودھ پلایا جائے تو یہ بھی قابلِ قبول نہیں کہ کیا بعید جس لڑکے کی ماں کا دودھ دوسرے لڑکے کو پلایا جارہا ہے اس کے یہاں پہلے سے لڑکی ہو یا بعد میں لڑکی کی ولادت ہو تو پھر تو وہ رضاعی بھائی بہن بن جائیں گے۔

---

❶ البحر الرائق شرح كنز الدقائق،كتاب الرضاع، تحت قوله:وهو مص الرضيع إلخ،٣/ ٣٨٦

❷ فتاوىٰ قاضيخان على هامش الفتاوىٰ الهندية ، كتاب النكاح ، باب الرضاع، ١/ ٤١٧

چنانچہ علامہ علاؤالدین محمد بن علی حصکفی حنفی متوفی ۱۰۸۸ھ لکھتے ہیں:(ولا حلَّ بين رضيعَي امرأة) لكونهما أخوَينِ وإن اختلف الزمنُ والأبُ (1)

یعنی، ایک عورت کے پستان سے دودھ پینے والے بچے باہم بھائی بھائی یا بھائی بہن ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے لئے حلال نہیں اگرچہ دودھ پینے کا زمانہ (وقت) اور باپ مختلف ہوں۔

اس عبارت کے تحت علامہ شامی لکھتے ہیں:(قوله لكونهما أخوَينِ) أي شقيقَينِ إن كان اللّبنُ الذي شرباه منها لرجلٍ واحدٍ أو لأمٍّ إن لم يكن كذلكَ، وقد يكونانِ لأب كماَ إذا كان لرجلٍ امرأتانِ وولدتا منه فأرضعتْ كلُّ واحدةٍ صغيراً فإنَّ الصغيرَينِ أخوانِ لأبٍ، حتى لو كانَ أحدهماَ أنثى لا يحلّ النكاحُ بينهما كما ذكره "مسكين" (2)

یعنی، دونوں حقیقی بھائی ہیں جب کہ دودھ جو دونوں نے پیا ہو وہ ایک مرد کی جانب سے ہو یا بصورت دیگر ایک عورت کی جانب سے ہو اور بعض اوقات دونوں باپ کی جانب سے بھائی ہوتے ہیں جیسے کہ ایک مرد کی دو بیویاں ہوں اور وہ دونوں (عورتیں) اس (مرد) سے بچہ جنیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے ایک بچے کو دودھ پلایا ہو تو وہ دونوں باپ کی طرف سے بھائی ہیں تو اگر اُن میں سے ایک بچی ہو تو ان کے درمیان نکاح حلال نہیں ہو گا جیسا کہ "منلا مسکین" (3) میں مذکور ہے۔

اور مزید لکھتے ہیں:(قوله وإن اختلفَ الزمنُ) كأن أرضعت الولدُ الثاني بعد الأوّلِ بعشرينَ سنة مثلاً وكانَ كلُّ منهماَ في مدّةِ الرضاعِ (4)

---

(1) الدر المختار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ص:۲۰۳

(2) رد المحتار علی الدرالمختار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ۹/ ۵۷

(3) شرح منلا مسکین، کتاب الرضاع، تحت قولہ: أختہ عمۃ، ۱/ ۱۷۱

(4) رد المحتار علی الدرالمختار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ۹/ ۵۸

یعنی، اگرچہ دودھ پینے کا زمانہ مختلف ہو، جس طرح ایک عورت نے دوسرے بچے کو پہلے بچے کے مثلاً بیس سال بعد دودھ پلایا ہو اور ان دونوں کو دودھ پلانا مدت رضاعت میں ہو۔

"مِلک بینک" کا قیام ناجائز ہونے کا دوسرا سبب یہ ہے کہ اگر اس بینک کو قائم کرنے کی اجازت دے دی جائے تو پھر عورتوں کی ایک تعداد ہوگی جو غُربت یا دیگر وُجوہات کی بنا پر اپنے دودھ کو" "مِلک بینک"""میں جاکر فروخت کریں گی جو کہ انسانی تکریم اور انسانی دُودھ کے مال متقوّم نہ ہونے کی وجہ سے شرعاً جائز نہیں ہے بلکہ دنیا میں جہاں کہیں بھی" "مِلک بینک""" قائم ہیں وہاں بھی دودھ خریدا نہیں جاتا بلکہ بلاعوض ہی دودھ جمع کیا جاتا ہے حالانکہ جس طرح کوئی عورت اپنا دودھ بیچ نہیں سکتی اسی طرح بلاعوض کسی کو دے بھی نہیں سکتی۔

انسانی دودھ کا عطیہ:

اعتراض: اگر اس پر یہ اعتراض کیا جائے کہ "مِلک بینک" میں مفت دودھ جمع کروایا جاتا ہے تو پھر اس میں کیا مسئلہ ہے؟

جواب: اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ انسانی دودھ کو مفت دینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں ہے کیونکہ یہ مال متقوّم نہیں ہے اور جو مال متقوّم نہ ہو اسے عطیہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

چنانچہ علامہ سیّد احمد بن محمد طحطاوی حنفی متوفی ۱۲۳۱ھ لکھتے ہیں: "من شرائطِ الهبةِ أن يكون مالاً متقوماً فلا تجوزُ هبةُ ما ليس بمالٍ" [1]

---

[1] حاشية الطحطاوى على الدر المختار، كتاب الهبة، تحت قوله: مميزا غير مشغول، ۳/ ۳۹۳

یعنی، ہبہ کی شرائط میں سے ہے کہ وہ مال متقوّم ہو پس جو مال نہیں ہے، اس کا ہبہ جائز نہیں ہے۔

مندرجہ بالا عبارت سے ثابت ہوا کہ جو مال متقوم نہ ہو اس کا ہبہ جائز نہیں لہٰذا انسانی دودھ کا ہبہ بھی جائز نہیں کیونکہ یہ بھی مال متقوّم نہیں ہے۔

انسانی دودھ کے مال نہ ہونے پر اِجماعِ صحابہ:

انسانی دودھ پر اِجارہ جائز نہیں ہے اس طور پر کہ کسی عورت کو اُجرت پر اس لئے رکھا جائے کہ وہ اپنا دودھ نکال کر جمع کرواتی رہے جس کی وجہ یہ ہے کہ عورت کا دودھ شریعت میں مال نہیں ہے کہ اس پر اجارہ واقع ہو۔

چنانچہ علامہ ابن نُجیم مصری لکھتے ہیں: وفي ''المنتقى'' استأجرَ امرأته لترضعَ ابنه من مالِ الصغيرِ فهو جائزٌ، ولو استأجرَ شاة لترضعَ ولده لا يجوزُ؛ لأنَّ لبنَ البهائمِ له قيمةٌ فوقعت الإجارةُ عليه وهو مجهولٌ فلا يجوزُ بخلاف لبن المرأةِ؛ لأنه لا قيمةَ له والإجارة على الخدمة[1]

یعنی، ''منتقی'' میں ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو بچے کے مال سے اُجرت پر رکھا تا کہ وہ اس کے بچے کو دودھ پلائے، تو یہ جائز ہے، اور اگر اجرت پر بکری لی تا کہ وہ اس سے اپنے بچے کو دودھ پلائے تو ناجائز ہے اس لئے کہ چوپایوں کے دودھ کی قیمت ہے اور (یہاں) اِجارہ مجہول پر واقع ہوا ہے تو یہ ناجائز ہے بر خلاف عورت کے دودھ کے کہ اس کی کوئی قیمت نہیں ہے اور یہاں اِجارہ خدمت پر ہے۔

[1] البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، تحت قوله: فإن مرضت أو حبلت فسخت، ۸/ ۴۰

اور علامہ عثمان بن علی زیلعی لکھتے ہیں: وليس للبنِ المرأةِ قيمةٌ فلا تقع الإجارةُ عليه وإنما تقع على فعل الإرضاع والتربية والحضانة❶

یعنی، عورت کے دودھ کی قیمت نہیں ہوتی لہذا اس پر اِجارہ (بھی) واقع نہیں ہو گا اور اِجارہ تو صرف دودھ پلانے کے کام، تربیت کرنے اور بچے کی پرورش کرنے پر واقع ہوتا ہے۔

انسانی دودھ کو بیچنا:

انسانی دودھ کی خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ انسانی دودھ مال نہیں ہے۔

چنانچہ علامہ ابو بکر محمد بن احمد سرخسی حنفی متوفی ۴۹۰ھ لکھتے ہیں: "ولا يجوزُ بيعُ لبن بني آدمَ على وجه من الوجوهِ عندنا--(وحجّتنا) في ذلكَ أنَّ لبنَ الآدميةِ ليسَ بمالٍ متقومٍ فلا يجوزُ بيعهُ"❷

یعنی، ہمارے نزدیک انسانی دودھ کی خرید و فروخت کسی طور پر جائز نہیں اور ہماری دلیل اس میں یہ ہے کہ انسانی دودھ مالِ متقوّم نہیں ہے، لہذا اس کی خرید و فروخت بھی جائز نہیں ہے۔

اور امام علاؤالدین ابو بکر بن مسعود کاسانی حنفی متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں: ولا ينعقدُ بيع لبن المرأةِ في قدحٍ عندنا (ولنا) أن اللبنَ ليس بمالٍ فلا يجوز بيعه، والدليلُ على أنّه ليسَ بمالٍ إجماع الصّحابةِ رضي الله عنهم❸

---

❶ تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، تحت قوله: فإن أرضعته بلبن شاة فلا أجر، ٦/ ١٢٦

❷ المبسوط، كتاب الإجارات، باب إجارة الظئر، ٨/ ١٠٨

❸ بدائع الصنائع، كتاب البيوع، فصل في شرط الذي يرجع إلى المعقود عليه، ٦/ ٥٦٢

یعنی، ہمارے نزدیک عورت کے دودھ کی بیع برتن میں نکال کر بھی منعقد نہیں ہوتی اور ہماری دلیل اس بارے میں یہ ہے کہ عورت کا دودھ (بکاؤ) مال نہیں ہے لہٰذا اس کی بیع بھی جائز نہیں اور اس کے مال نہ ہونے کی دلیل صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اِجماع ہے۔

اعتراض: اگر کسی نے انسانی دودھ کو بیچ دیا تو اب کیا کرے؟

جواب: اُس بیچنے والے یا والی پر لازم ہے کہ اوّلاً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے کہ انہوں نے جو خرید و فروخت کی ہے وہ شریعت کی نظر میں باطل ہے اور باطل خرید و فروخت کا حکم یہ ہے کہ جن افراد سے وہ رقم حاصل کی، اُنہیں واپس کرے، اگر وہ نہ ہوں، تو اُن کے وُرَثا کو اور وُرَثا کا بھی علم نہ ہو، تو اصل مالک کی طرف سے فقیرِ شرعی پر صدقہ کر دی جائے۔

چنانچہ ملّا خسرو قاضی محمد بن فراموز حنفی متوفی ۸۸۵ھ لکھتے ہیں: "وحكمُه (أي حكمُ البيعِ الباطلِ) أنّ المبيعَ به لا يملكُ (أي لا يكونُ مِلكا للمُشتري؛ لأنّ الباطلَ لا يترتَّبُ عليه الحكمُ" [1]

یعنی، اور بیع باطل کا حکم یہ ہے کہ جب مشتری مبیع پر قبضہ کر لے، تو پھر بھی وہ مالک نہیں ہوتا کیونکہ بیع باطل پر حکم مترتّب نہیں ہوتا۔

اسی طرح علامہ حسین بن علی سِغناقی حنفی متوفی ۷۱۴ھ لکھتے ہیں: "أن الملكَ لا يثبتُ في البيعِ الباطلِ، وإن اتّصلَ القبضُ به" [2]

---

[1] الدرر الحکام فی شرح غرر الاحکام، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ۲/ ۱۶۹

[2] النهاية في شرح الهداية، كتاب البيوع، فصل في أحكام البيع الفاسد، ٦/ ٥٠٠

یعنی، بیع باطل میں ملکیت ثابت نہیں ہوتی اگرچہ (مبیع پر) قبضہ کرنا بھی پایا جائے۔

اور امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں: "بُطلان پر (بیع باطل کی صورت میں) وہ روپیہ کہ بنامِ ثمن، زمینداروں نے لیا، اُن کے لیے حرام۔" ❶

ایسی رقم کی واپسی سے متعلق لکھتے ہیں: "قیمت کہ زمینداروں نے لی، بدستور ملکِ مشتریان (پر باقی ہے)، اُن (زمینداروں) پر فرض کہ قیمت پھیریں (واپس ادا کریں)" ❷

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: "اس پر فرض ہے کہ (مالِ حرام) جس جس سے لیا ان پر واپس کر دے، وہ نہ رہے ہوں، ان کے ورثہ کو دے، پتہ نہ چلے، تو فقیروں پر تصدّق کرے، خرید و فروخت کسی کام میں اس مال کا لگانا حرام قطعی ہے، بغیر صورتِ مذکورہ کے کوئی طریقہ اس کے وبال سے سُبکدوشی کا نہیں۔" ❸

"مِلک بینک" کا قیام ناجائز ہونے کا تیسرا سبب یہ ہے کہ جب عورتوں کے دودھ کی خرید و فروخت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا تو اس بات کا بھی امکان ہے کہ وہ مائیں جو اپنی چھاتی سے اپنے بچوں کو دودھ پلانے پر قُدرت رکھتی ہیں اور پلاتی بھی ہیں جس کے سبب ماں اور بچے کے درمیان محبت میں اضافہ ہوتا ہے وہ اپنے دودھ کو فروخت کر کے اپنے بچوں کو ڈبوں وغیرہ کا دودھ پلائیں گی تو اس محبت میں کمی بھی ہوگی جس سے ماں اور بچے دونوں کی صحت متاثر ہوگی اس لئے کہ جب ماں اپنی چھاتی سے بچے کو دودھ پلاتی ہے تو اطباء کے مطابق اس سے ماں کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور اس کے بچے کو بھی۔

---

❶ فتاوی رضویہ، کتاب الاجارۃ، ۱۹/ ۴۳۱

❷ فتاوی رضویہ، کتاب الاجارۃ، ۱۹/ ۴۳۱

❸ (فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، کسب و حصول مال، ۲۳/ ۵۵۲

اطباء کے مطابق بچہ جب چھاتی سے دودھ پیتا ہے تو اس کو بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں اس میں سے دو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) جو ماں کی چھاتی سے دودھ پیتا ہے تو اُس بچے کا دفائی نظام (immune system) مضبوط ہو جاتا ہے، جس سے وہ مختلف بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

(۲) وہ بچہ جو ماں کی چھاتی سے دودھ پیتا ہے تو اُسے مکمل غذائیات (perfect nutritions) جو کہ جسم کے لئے ضروری ہوتی ہیں، میسر ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح اطباء کے مطابق وہ عورت جو اپنے بچے کو اپنی چھاتی سے دودھ پلاتی ہے اس کے اندر کئی مُہلک بیماریوں کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

(lower the risk of breast and ovarian cancer)

ایسی عورت میں چھاتی اور بچہ دانی کے کینسر کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

(lower risk for post partum depression)

ایسی عورت میں بچے کی پیدائش کے بعد ہونے والی تھکاوٹ وغیرہ کا امکان بھی کم ہو جاتا ہے۔

(lower the risk for developing high blood pressure)

ایسی عورت میں ہائی بلڈ پریشر کا امکان بھی کم ہو جاتا ہے۔

(lower the risk for high cholesterol)

ایسی عورت میں ہائی کولیسٹرول کا امکان بھی کم ہو جاتا ہے۔

(quick recovery from child birth)

ایسی عورت کے بچے کی پیدائش کے بعد صحت جلد بحال ہو جاتی ہے۔

لہذا اگر "مِلک بینک" قائم کرنے کی اجازت دے دی جائے تو پھر جہاں ماں اور بچے کے عظیم رشتے میں خلل آئے گا وہیں بچہ اطباء کے بیان کردہ فوائد سے بھی محروم رہے گا اور ماں کے اندر متعدّد مُہلک امراض کے امکانات بڑھ جائیں گے جس کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں متعدّد بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں اور اس سے ہم ایک صحت مند معاشرے سے محروم ہو سکتے ہیں۔

چنانچہ اس پر ایک تحقیق مندرجہ ذیل ہے:

Breastfeeding Benefits for Both Baby and Mom

WHAT TO KNOW

Breastfeeding has health benefits for both babies and mothers. Breast milk provides a baby with ideal nutrition and supports growth and development. Breastfeeding can also help protect baby and mom against certain illnesses and diseases.

Five great benefits of breastfeeding

1. **Nutrition**

Breast milk is the best source of nutrition for most babies. As the baby grows, the mother's breast milk will change to meet the baby's nutritional needs.

2. **Protection**

Breastfeeding can help protect babies against some short- and long-term illnesses and diseases. Breastfed babies have a lower risk of asthma, obesity, type 1 diabetes, and sudden infant death syndrome (SIDS). Breastfed babies are also less likely to have ear infections and stomach bugs.

3. Antibodies

Breast milk shares antibodies from the mother with her baby. These antibodies help babies develop a strong immune system and protect them from illnesses.

4. Convenience

Mothers can breastfeed anytime and anywhere. Mothers can feed their babies on the go without worrying about having to mix formula or prepare small bottles, when travelling, breastfeeding can also provide a source of comfort for babies whose normal routine is disrupted.

5. Mother's Health

Breastfeeding has health benefits for the mother too! Breastfeeding can reduce the mother's risk of breast and ovarian cancer, type 2 diabetes, and high blood pressure. [1]

یعنی، چھاتی سے دودھ پلانے کے بچے اور ماں دونوں کے لئے صحت کے حوالے سے فوائد ہیں۔ چھاتی سے دودھ پلانے سے بچے کو مکمل غذائیت ملتی ہے جو کہ اس کے بڑھانے اور نشو نما کے لئے مدد گار ہے۔ چھاتی سے دودھ پلانا بچے اور ماں دونوں کو بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔

چھاتی سے دودھ پلانے کے پانچ بڑے فائدے:

---

[1] https://www.cdc.gov/breastfeeding/features/breastfeeding-benefits.html

۱۔ غذائیت: پہلا فائدہ یہ ہے کہ چھاتی کا دودھ بہت سے بچوں کے لئے غذائیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ جیسے جیسے بچہ بڑھتا جاتا ہے ویسے ویسے ماں کا دودھ بھی بچے کی غذائی ضروریات کے مطابق تبدیل ہوتا جاتا ہے۔

۲۔ حفاظت: چھاتی سے دودھ پلانا بچے کو چھوٹی اور بڑی بیماریوں سے بچاتا ہے اور بچوں کو دمے اور موٹاپے سے بھی بچاتا ہے نیز بچوں کو ٹائپ ون شوگر اور ناگہانی موت سے بچاتا ہے۔ ایسے بچوں کو کانوں کا انفیکشن اور پیٹ کے کیڑے بھی کم ہوتے ہیں۔

۳۔ دافع جسم: چھاتی سے دودھ پلانے سے دافع جسم ماں سے بچے میں منتقل ہوتے ہیں۔ یہ دافع جسم بچے کے مضبوط دفاعی نظام کو مضبوط بنانے میں اور اسے بیماریوں سے بچانے میں مدد کرتے ہیں۔

۴۔ آسانی: مائیں اپنے بچوں کو چھاتی سے کہیں بھی کسی بھی وقت دودھ پلا سکتی ہیں، مائیں اپنے بچوں کو بغیر کسی پریشانی کے راستے میں بھی دودھ پلا سکتی ہیں کہ فارمولے کو ملانا اور دودھ کی بوتل بنانا دوران سفر آسان نہیں ہوتا، اسی طرح جب سفر میں ہو تو چھاتی سے دودھ پلانا ایسے بچوں کو آسانی بھی فراہم کرتا ہے جس کی معمول کی زندگی میں خلل آگیا ہو۔

۵۔ ماں کی صحت: چھاتی سے دودھ پلانے میں ماں کے لئے بھی صحت کے فوائد ہیں کہ اس سے ماں کے اندر چھاتی کے کینسر، بچہ دانی کے کینسر، ٹائپ ۲ شوگر اور ہائی بلڈ پریشر کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

"مِلک بینک" کا قیام ناجائز ہونے کا چوتھا سبب یہ ہے کہ اگر "مِلک بینک" قائم کرنے کی اجازت دی جائے تو پھر اس بات کا امکان بھی ہے کہ وہ مائیں جن پر کچھ صورتوں میں شرعاً دودھ پلانا واجب ہے وہ بھی اپنا دودھ بچوں کو پلانے کے بجائے دودھ کو بیچیں گی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَ الْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ [1]

ترجمہ، اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لیے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

مذکورہ آیت کی تفسیر میں قاضی القضاۃ محمد بن محمد عمادی حنفی متوفی ۹۸۲ھ لکھتے ہیں: {والوالدات يُرْضِعْنَ أولادهن} ومعناه الندبُ أو الوجوبُ إن خص بمادة عدم قَبول الصبيّ ثديَ الغير أو فقدانِ الظِئْر أو عجزِ الوالدِ عن الاستئجار ملخصاً [2]

یعنی، اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو: اس کا معنی آیا مستحب کے ہیں یا واجب کہ، جب کے بچہ دوسروں کے پستان قبول نہ کرے یا دودھ پلانے والی نہ ملے یا پھر باپ اجرت پر دودھ پلوانے سے عاجز ہو (تو ان صورتوں میں دودھ پلانا ماں پر واجب ہے)

---

[1] البقرة،٢/ ٢٣٣

[2] تفسير أبي سعود، البقرة:٢/ ٢٣٣،١/ ٤٠٥

اور علامہ شامی لکھتے ہیں:وفي شرحِ التّنوير للعلائي ولا تُجبر مَن لها الحضانةُ عليها إلا إذا تعيّنتْ لها بأن لم يأخُذ ثديَ غيرِها أو لم يكنْ للأبِ ولا للصغير مالٌ.❶

یعنی، علامہ علاؤالدین کی شرح تنویر الابصار ❷ میں ہے کہ جس عورت کے ذمہ بچہ کی پرورش ہو، اُسے دودھ پلانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا تا آنکہ دُودھ پلانا اُسی عورت کے لئے اس طور پر متعیّن (واجب) نہ ہو جائے کہ بچہ کسی دوسری عورت کا دودھ قبول نہ کرے یا باپ نہ ہو اور اُس بچے کا کوئی مال بھی نہ ہو۔

دودھ پاؤڈر کی تحقیق:

دودھ پاؤڈر اصل میں دودھ ہی ہے کہ جب دودھ کو مختلف مراحل سے گزار کر اس میں سے پانی کو ختم کر دیا جائے تو دودھ پاؤڈر تیار ہو جاتا ہے اور عمومی طور پر دودھ پاؤڈر میں کسی چیز کا اختلاط نہیں ہوتا اور وہی اجزاء ہوتے ہیں جو اُس دودھ میں بصورتِ مائع ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک رپورٹ مندرجہ ذیل ہے:

Marco Polo in the 13th century reported that soldiers of Kublai Khan carried sun-dried milk on their expeditions. In more recent times, milk has been dried in thin films on heated rollers. The earliest patents for this process date from the turn of the last century. Such roller drying was the main method of producing milk powders until the 1960s when spray drying took over. Milk powder manufacture is now a very big business. Milk powder manufacture is a simple process now carried out on a large scale. It involves the gentle removal of water at the lowest possible cost under stringent hygiene conditions while retaining all the desirable natural properties of the milk - colour, flavour, solubility and nutritional value.

❶ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الحضانة، ص:۲۵۵

❷ العقود الدرية فی تنقيح الفتاوی الحامدية، کتاب الطلاق،۱/ ۷۹

Whole (full cream) milk contains, typically, about 87% water and skim milk contains about 91% water. During milk powder manufacture this water is removed by boiling the milk under reduced pressure at low temperature in a process known as evaporation. The resulting concentrated milk is then sprayed in a fine mist into hot air to remove further moisture and to form a powder. Approximately 13 kg of whole milk powder (WMP) or 9 kg of skim milk powder (SMP) can be made from 100l/case of whole milk. [1]

"مارکوپولو نے تیرہویں سن عیسوی میں یہ خبر دی کہ قبلائی خان کے سپاہی اپنی مہمات پر ڈھوپ کے ذریعہ خشک کردہ دودھ لے کر جاتے تھے جبکہ اُس کے کچھ عرصہ بعد، دودھ کو گرم رولرز کے ذریعہ باریک جالیوں میں خشک کیا جانے لگا۔ اس عمل کے ابتدائی پیٹنٹ پچھلی صدی کے شروع سے ہیں۔ 1960 سن عیسوی میں اسپرے کے ذریعہ دُودھ کو خشک کرنے کے آغاز سے پہلے تک دودھ کو مذکورہ رولرز کی مدد سے خشک کرنے کا عمل ہی مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ دودھ کے پاوڈر کی تیاری اب ایک بہت بڑا کاروبار ہے۔ دودھ کے پاوڈر کی تیاری ایک سادہ عمل ہے، جسے اب وسیع پیمانے پر کیا جاتا ہے۔ اس میں دودھ کی تمام مطلوبہ قدرتی خصوصیات یعنی رنگ، ذائقہ، حل پذیری اور غذائیت کی مقدار کو برقرار رکھتے ہوئے سخت حفظان صحت کے ماحول میں کم سے کم خرچ پر پانی کو نرمی سے نکالنا شامل ہے۔ ہول (ملائی والے) دودھ میں عام طور پر تقریباً 87 فیصد پانی ہوتا ہے اور سکم (ملائی نکالے ہوئے) دودھ میں تقریباً 91 فیصد پانی ہوتا ہے۔ دودھ کے پاوڈر کی تیاری کے دوران دودھ میں موجود پانی کو کم درجہ حرارت اور دباؤ میں دُودھ کو ابال کر بخارات کے عمل سے نکالا جاتا ہے۔ اس کے بعد پیدا ہونے والے گاڑھے دودھ پر گرم ہوا میں شبنمی طرز

---

[1] https://www.ventaoprema.com/uploads/6/5/0/0/6500536/application_note_f025_-_milk_powder_production.pdf

کا اسپرے کیا جاتا ہے تا کہ نمی کو مزید کم کر کے پاؤڈر بنایا جا سکے۔ تقریباً 13 کلو گرام ہول دودھ پاؤڈر (WMP) یا 9 کلو سکم دودھ پاؤڈر (SMP) پورے دودھ کے 1100/کیس سے بنایا جا سکتا ہے۔"

دودھ پاؤڈر اصل میں دودھ ہی ہے کہ اس کی ماہیت تبدیل نہیں ہوتی اس لئے کہ اگر اس کی ماہیت تبدیل ہو جائے تو پھر اس میں غذائیت کم ہو جاتی ہے جیسے کہ اگر دودھ کو دہی بنالیا جائے تو پھر اس کی غذائیت کم ہو جاتی ہے اس لئے دہی کا حکم دودھ سے مختلف ہو گا۔

چنانچہ علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں☆ قال في "البحر": ولو جعل اللبنُ مخيضاً أو رائباً أو شيرازاً أو جبناً أو أقِطاً أو مَصلاً فتناوله الصبيُ لا تثبت به الحرمة لأن اسمَ الرضاع لا يقع عليه، وكذا لا ينبت اللحمَ ولا ينشز العظمَ ولا يكتفي بهِ الصبيُ في الاغتذاءِ فلا يحرمُ ❶

یعنی، "بحر" ❷ میں ہے: اگر دودھ کو مخیض (اس سے مکھن نکال لیا گیا ہو) یا رائب (دہی) یا شیراز (جس سے پانی نکال لیا گیا ہو) یا اَقِط (پنیر) یا مصل (کھجور کے پتوں کے برتن یا ٹھیکری میں رکھ کر پانی نکال دیا گیا ہو) بنادیا اور بچے نے اسے کھالیا تو اس سے حُرمت ثابت نہیں ہو گی اس لئے کہ اس کو رضاعت نہیں کہتے اور اسی طرح اس سے گوشت اور ہڈیاں مضبوط نہیں ہوتیں، پس یہ بچے کی غذائیت میں کفایت نہیں کرے گا لہذا حُرمت ثابت نہیں ہو گی۔

---

❶ رد المحتار على الدر المختار، كتاب النكاح، باب الرضاع، ۹/ ٦٥

❷ البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب الرضاع، تحت قوله: واللبن المخلوط بالطعام لا يحرم، ۳/ ۳۹۷-۳۹۸

تو اگر یہ کہا جائے کہ دودھ کے اندر بسا اوقات بچوں کے لئے خاص طور پر مختلف غذائی اجزاء کو شامل کیا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ خاص صورتوں میں شامل کیا جاتا ہے لیکن اس کی مقدار بہت کم ہوتی ہے اور وہ تابع کے درجے میں ہوتی ہے جیسے کہ اگر دودھ میں زعفران اور چینی وغیرہ ملائی جائے تو کیا اسکو دودھ نہیں کہا جائے گا؟ بلکل کہا جائے گا اس لئے کہ زعفران اور چینی دودھ کے تابع ہو جائیں گے۔

دودھ پاؤڈر میں پانی ملانا:

اعتراض: اگر دودھ کے پاؤڈر کو پانی میں ملایا جائے تو کُتُبِ فقہ کے اندر ہمیں یہ مسئلہ ملتا ہے کہ اگر دودھ غالب ہو یا برابر ہو تو حُرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی اور اگر دودھ مغلوب ہو تو رضاعت ثابت نہیں ہو گی تو پھر تو دودھ کے پاؤڈر سے تو حُرمت رضاعت ثابت نہیں ہونی چاہئے کہ دودھ پاؤڈر کی مقدار پانی کے مقابلے میں بہت کم ہوتی ہے تو دودھ کا پاؤڈر مغلوب ہو گیا اور پانی غالب؟

جواب: اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ غالب اور مغلوب کا اعتبار مقدار کے اعتبار سے اس وقت کیا جاتا ہے جب کہ دودھ پاؤڈر اور پانی، جنہیں ملایا جارہا ہے وہ ہم جنس ہوتے اس لئے کہ مقدار کا اعتبار ہم جنس میں کیا جاتا ہے۔ جب دودھ پاؤڈر اور پانی کو ملایا جائے تو چونکہ یہ الگ الگ جنس ہیں لہذا یہاں پر غالب اور مغلوب کا اعتبار امام محمد علیہ الرحمہ کے قول کے مطابق ہو گا کہ اگر دودھ میں سیلانیت اور غذائیت باقی رہے تو غالب ورنہ مغلوب اور یہ بات تحقیق سے ثابت ہو گئی کہ دودھ کو

جب پانی نکال کر پاوڈر میں تبدیل کیا گیا تو اس کی غذائیت برقرار رہتی ہے اور جیسے ہی اس میں پانی ملایا جاتا ہے، سیلانیت پائی جاتی ہے۔

چنانچہ امام ابو بکر بن علی بن محمد حداد زبیدی حنفی متوفی ۸۰۰ھ لکھتے ہیں:

وإذا اختلط اللبنُ بالماءِ واللبنُ هو الغالبُ تعلّق به التحريمُ وإن غلب الماءُ لم يتعلّق به التحريمُ. (1)

یعنی، اگر دودھ کو پانی میں ملا دیا جائے اور دودھ غالب ہو تو حُرمت متعلّق ہو جائے گی اور اگر پانی غالب ہو تو حُرمت متعلّق نہیں ہو گی۔

اور امام اہلسنت امام احمد رضا حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ غالب اور مغلوب کے اعتبار کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: بأن يغيّره عن كونه لبناً أقولُ : نصّ "الخانية": ثم فسّرَ محمد رحمه الله تعالى فقال: إن لم يغيّر الدواءُ اللبن تثبت الحرمة، وإن غيّر لا تثبتُ وقال أبويوسف رحمه الله تعالى: إن غيّر طَعم اللبن ولونه لا يكون رَضاعاً، وإن غيّر أحدهما دون الآخر يكون رضاعاً. وفي "مجمع الأنهر": الغلبة في الجنسِ بالأجزاءِ وفي غيره إن لم يغير الدواءُ اللبنَ تثبت الحرمةُ عند محمّدٍ وإن غيّر لا، وقال أبو يوسف: إن غيّر طَعم اللبنَ ولونه لا يكون رضاعاً، وإن غيّر أحدُهما دون الآخرِ يكون رضاعاً كما في "الكفاية" فهذه العبارة أي عن محمد لا تبعدُ عمّا قال الإمامُ الثاني كلّ البعد، فإنّ التغييرَ يحتمل تغيير الأوصافِ مع بقاء اللبنِ على لبنيته كما إذا خلط بشيءٍ غير طعمه ولونه وريحه ولم يخرجه عن سيلانهِ وقوته في تغذيتهِ، لكن ينبغي هذا أن يكون المرادُ. هو هذا كما عبّر به في "النهر"، لأنّ مناطَ التحريمِ هو التغذي باللبنِ شرباً، وقال في "الفتح": التغذى مناط التحريم، و فيه أيضاً: إذا كانا مغلوباً بالماءِ

(1) الجوهرة النيرة، كتاب الرضاع، ٢/ ١٥٥

فيكون غير مُنبت لذهابِ قوّتهِ ولا عبرةَ بالمظنّة عند تحقّق الْخلوّعن المثبتِ. وأمّا الشربُ فلأنّ التحريمَ متعلّق بالرضاعِ ولا يطلق الرّضاع إلا على ما يشرب لا ما يؤكل وبه ظهر أنّ الراجح قول محمّد ولذا قدّمه في "الخانية": وهو إنّما يقدّم الأظهر الأشهر فلا يعارضه ما في "السراج الوهاج" مما يفيد ترجيح القول الثالث أنّ المعتبر مجرد تغيّر أحد الأوصافِ حيث قال: تفسيرُ الغلبة أن يرى منه طعمه ولونه وريحه أو أحد هذه الأشياء، وقيل: الغلبةُ عند أبي يوسف رحمه الله تعالى تغيّر اللونِ والطعمِ، وعند محمّد رحمه الله تعالى إخراجه من اللبنيةِ . كيف ولو حلبَ قدر رطلٍ من لبن امرأة ومزج بسُكّر كما هو معتادٌ في ألبان البهائمِ وشيب بشيءٍ من زعفران فلا شكّ أن الأوصافَ جميعاً تغيّرت ولا يسوغُ لأحد أن يقول: بعدم التحريمِ به إن سقى صبياً، كيف ولم يشرب إلا اللبنُ والسكرُ والزعفران تابعان ولم يخرجاه عن سيلانهِ ولا عن التغذّي به وإنباته اللّحم وإنشازه العظم، فتحرّر بحمد الله تعالى: أنّ الراجحَ قول محمّدٍ وأن معناهُ خروج اللبنِ عن لبنيتهِ وأن خروجه عنها بزوال السيلانِ أو انكسار قوّةِ التغذّي، والله تعالى أعلم. [1]

یعنی، ماتن کا قول "اس طور پر کہ وہ اُسے دودھ ہونے سے بدل دے۔" میں کہتا ہوں کہ "خانیہ" [2] میں اس پر نص وارد ہے کہ امام محمد نے تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ حُرمت (رضاعت) ثابت ہو جائے گی) اگر دوا دودھ کو متغیر کر دے اور اگر متغیر نہ کرے تو حُرمت ثابت نہیں ہو گی۔ اور امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے فرمایا: اگر دوا دودھ کے رنگ و ذائقہ کو بدل دے تو رضاعت ثابت نہیں ہو گی اور اگر رنگ و ذائقہ

[1] جدّ الممتار، باب الرضاع، ۵/ ۳۸

[2] فتاویٰ قاضیخان علی ھامش الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب النکاح، باب الرضاع، ۱/ ۴۱۸

میں سے صرف ایک ہی کو بدلے، تو رضاعت ثابت ہو گی اور "مجمع الانہر" [1] میں ہے:" غلبہ کا ثبوت جنس میں اجزاء کے ذریعہ ہوتا ہے اور غیر جنس میں جب دوا دودھ کو بدل دے تو امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک حُرمت ثابت ہو جائے گی اور دوا نے دودھ کو نہیں بدلا تو حُرمت ثابت نہیں ہو گی۔ اور امام ابو یوسف نے فرمایا کہ اگر دودھ نے رنگ و ذائقہ کو بدل دیا، تو رضاعت ثابت نہیں ہو گی اور رنگ و ذائقہ میں سے کسی ایک کو بدلا تو رضاعت ثابت ہو جائے گی جیسا کہ "کفایۃ" [2] میں ہے لہذا امام محمد کی مذکورہ عبارات امام ابو یوسف کی عبارت کے بلکل بھی مخالف و متصادم نہیں کیونکہ دودھ اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اوصاف کے متغیر ہونے کے باوجود اپنی حالت پر باقی رہے جیسے کہ اگر دودھ میں کوئی ایسی چیز مل گئی جس نے دودھ کے ذائقہ، رنگ اور بو کو بدل دیا اور اسے نہ نکالا اسکے سیلان اور غذائیت کی قوت سے لہذا مناسب یہ ہے کہ امام محمد کی مُراد اس سے وہی ہو جسے "النہر الفائق" [3] میں تعبیر کیا ہے کیونکہ تحریم کا دارومدار دودھ کا پینے کے اعتبار سے غذا بننا ہے اور "فتح القدیر" [4] میں فرمایا کہ تحریم کا دارومدار غذائیت پر ہے اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ: جب دودھ پانی ملنے کی وجہ سے مغلوب ہو تو اس کی قوت چلے جانے کی وجہ سے حُرمت ثابت کرنے والا نہیں ہو گا اور جب اس کا اثبات کی صلاحیت سے خالی ہونا متحقّق ہو گیا تو محض گمان کا کوئی اعتبار نہ ہو گا اور رہا پینے کا فعل وہ اس لئے کہ حُرمت متعلّق ہوتی ہے دودھ پینے سے اور رضاعت کا اطلاق ہوتا ہی پئے جانے پر ہے، کھائے جانے پر

---

[1] مجمع الانہر شرح ملتقی الأبحر، کتاب الرضاع، ١/ ٥٥٦

[2] الکفایۃ علی الهدایۃ، کتاب الرضاع،٣/ ١٣

[3] النہر الفائق ، کتاب الرضاع، تحت قولہ:بماء ودواء إلخ،٢/ ٣٠٣

[4] فتح القدیر، کتاب الرضاع، ٣/ ٣١٦

نہیں ہوتا۔ اور اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ امام محمد کا قول راجح ہے اسی لئے قاضی خان (1) نے اس قول کو پہلے ذکر کیا ہے اور قاضی خان زیادہ ظاہر و مشہور قول کو ہی مقدم رکھتے ہیں۔ پس اس کی مخالفت نہیں کرے گا وہ قول جو "السراج الوھاج" (2) کے حوالے سے منقول ہے کہ جس میں تیسرے قول کو راجح قرار دیا ہے کہ معتبر محض کسی ایک وصف کی تبدیلی ہے اس حیثیت سے آپ نے فرمایا کہ: غلبہ کی تفسیر یہ ہے کہ اُس چیز میں اُس کا ذائقہ، رنگ اور بو یا پھر ان میں سے کوئی ایک وصف پایا جائے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک غلبہ سے مُراد رنگ وذائقہ کی تبدیلی ہے جبکہ امام محمد کے نزدیک یہ ہے کہ (ملائے جانے والی چیز) دودھ کو دودھ ہونے سے نکال دے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اگر کسی عورت کے ایک رطل دودھ کی مقدار میں چینی ملادی جائے جیسا کہ چوپایوں کے دودھ میں ملائی جاتی ہے اور اُس میں کوئی شے ملادی جائے جیسے کہ زعفران تو اس میں تو کوئی شک نہیں کہ دودھ کے تمام اوصاف تبدیل ہو جائیں گے، اس کے باوُجود کسی کے لئے گنجائش نہیں کہ عدم تحریم کا قول کرے اگر اسے مدت رضاعت میں پی لے، اور (عدم تحریم کا قول) کوئی کر بھی کیسے سکتا ہے؛ کیونکہ بچے نے پیا تو دُودھ ہی ہے جبکہ چینی اور زعفران دودھ کے تابع ہیں جنہوں (چینی و زعفران) نے نہ تو دودھ کو سیلان سے نکالا اور نہ ہی غذائیت سے اور نہ ہی اُسکے گوشت اور ہڈیوں کی نشوونما کو روکا۔ پس بحمد اللہ تعالیٰ امام محمد کے قول کی ترجیح لکھ دی اور اس کا معنی دودھ کا دودھ ہونے سے نکلنا

---

(1) فتاویٰ قاضیخان علی هامش الفتاویٰ الهندیة، کتاب النکاح، باب الرضاع، ۱/ ۴۱۸

(2) السراج الوهاج شرح مختصر القدوری، ق(۲۶۷/ الف)، مخطوط مصور

یا تو اُسکے سیلان کے ختم ہونے سے ہوتا ہے یا پھر اس کی قوتِ غذائیت کے ختم ہونے سے۔

رہی یہ بات کہ جس بچے کی ماں کو دودھ نہیں آتا تو اس صورت میں دوسری عورت سے اُجرت پر بھی دودھ پلایا جاسکتا ہے، اسے ڈبے کا دودھ بھی پلایا جاسکتا ہے، اسے ماہرین سے مشورہ کرکے دوسری غذائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ❶

ترجمہ: پھر اگر وہ تمہارے لیے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اُجرت دو۔ (کنز الایمان)

مذکورہ آیت کی تفسیر میں قاضی القضاۃ محمد بن محمد عمادی حنفی متوفی ۹۸۲ھ لکھتے ہیں: {فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ} {فآتوهن أُجُورَهُنَّ} على الإرضاع. ❷

یعنی، پھر اگر وہ تمہارے لیے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اجرت دو دودھ پلانے پر۔

اور علامہ برھان الدین علی بن ابو بکر مرغینانی حنفی متوفی ۵۹۳ھ اور علامہ عبد اللہ بن محمود موصلی حنفی متوفی ۶۸۳ھ لکھتے ہیں: "ويجوزُ استئجارُ الظئرِ بأجرةٍ معلومةٍ" ❸

یعنی، دودھ پلانے والی عورت کا اُجرتِ معلومہ کے ساتھ اِجارہ کرنا جائز ہے۔

نیز یہ کہ جس صورت حال کو بنیاد بنا کر یہ فتنہ اُٹھایا جارہا ہے وہ صورت حال بہت کم ہی پیش آتی ہے کہ کوئی ایسا بچہ جس کی ماں کو دودھ نہ اُترتا ہو اور وہ بچہ ڈبے کا

---

❶ الطلاق: ٦٥/ ٦

❷ تفسير أبي سعود، الطلاق: ٦٥/ ٦، ٦/ ٣٤٩

❸ بداية المبتدي، باب ما يجوز من الإجارة وما يكون خلافاً فيها، ص: ١٨٩
كتاب الإختيار لتعليل المختار، كتاب الإجارة، فصل: أحكام الإجارة الفاسدة، ٢/ ٧٠

دودھ بھی قبول نہ کرے اور نہ ہی اس کے لئے کسی دودھ پلانے والی کا انتظام ہو رہا ہو یہ بہت نادر صورت ہے اور اس طرح قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کے ساتھ پیش آنے والی نادر صورت کے نقصان کے حل کے لئے اس سے بڑے نقصان کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ ضرر کو ضرر سے دُور نہیں کیا جاتا۔

چنانچہ امام تاج الدین عبد الوھاب بن علی سُبکی شافعی ۷۷۱ھ، امام جلال الدین عبد الرحمٰن سُیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ اور علامہ زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم حنفی متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں: الضررُ لا يزالُ بالضرر وهي مقيدةٌ لقولهم: الضرر يزال،أي لا بضررٍ (واللفظُ للأخِر) [1]

یعنی، نقصان کو نقصان سے دُور نہیں کیا جائے گا اور یہ قاعدہ فقہاء کے اس قول سے مقیّد ہے کہ نقصان کو دُور کیا جائے گا (مگر کسی دوسرے) نقصان سے نہیں۔

بینک کھولنے والوں کو تنبیہ:

جن لوگوں کو "مِلک بینک" کھولنے کی عُجلت ہے وہ اس کی یہ توجیہ پیش کرتے ہیں کہ اس سے بچوں کی جان کو بچایا جائے گا تو ان کے لئے بھی سوالیہ نشان ہے کہ ان کا اعتماد صرف اسباب پر رہ گیا ہے کہ "مِلک بینک" کھول کر دودھ جمع کرکے بچوں کی جانوں کو بچایا جائے گا۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ جو کہ مُسبّبُ الاَسباب ہے اس پر بھروسہ کریں کہ وہ چاہے گا تو بچہ بغیر دودھ کے بھی زندہ رہے گا اور جن لوگوں کو بچوں کی صحت کی اتنی

[1] الأشباه والنظائر للسبكي، تحت القاعدة الثانية، ص:٤١
الأشباه والنظائر للسيوطي، الكتاب الأول،فوائد مهمة، ص:٨٦
الأشباه والنظائر، الفن الأول، النوع الثاني،القاعدة الخامسة: الضرر يزال،ص:٩٦

تشویس ہے تو انہیں چاہئے کہ حاملہ خواتین کو بنیادی کھانے پینے کی اشیاء اور طبی سہولتیں مکمل فراہم کریں تاکہ ماں پہلے ہی سے صحت مند ہو تو قبل از وقت ولادت اور بچوں میں اس طرح کی کمزوریوں کی موجودگی کے امکانات کم ہو۔

دوسرے اسلامی ملک میں بینک کھلنے پر ردِّ عمل اور مغربی ممالک میں مسلمان گھرانوں کا "مِلک بینک" سے اجتناب:

بنگلا دیش میں "مِلک بینک" قائم کرنے کے بعد مذہبی جماعتوں کے احتجاج کے بعد ایک مہینے کے اندر بینک بند ہو گیا نیز مغربی ممالک میں مسلمانوں کا دودھ کے رشتوں کے احترام میں "مِلک بینک" سے بچنا بھی ریکارڈ پر موجود ہے

بنگلہ دیش میں 2019 میں "مِلک بینک" قائم کیا گیا تھا لیکن مذہبی جماعتوں کے احتجاج کے بعد ایک مہینے کے اندر ہی یہ بینک بند کر دیا گیا۔

امریکہ اور یورپ میں بھی "مِلک بینک" موجود ہیں، تاہم امریکی اکیڈمی آف پیڈیاٹرک کے ایک تحقیقی مقالے کے مطابق مغربی دنیا میں مسلم خاندان عطیہ دہندگان کی گمنامی اور کثرت کے پیش نظر انسانی

فتویٰ کا خلاصہ:

"مِلک بینک" کھولنے کی اجازت دینے سے متعدّد شرعی خرابیاں پیدا ہوں گی، جس کی وجہ سے ہمارا معاشرہ دینی اور اخلاقی ترقی کے بجائے مزید تنزّلی کی طرف جا سکتا ہے نیز متعدّد معاشرتی خرابیاں بھی پیدا ہوں گی، جس سے ہم ایک صحّت مند معاشرے سے محروم ہو سکتے ہیں۔ اس لئے "مِلک بینک" کھولنے کی قطعاً اجازت نہیں اور جو لوگ اس کے حامی ہیں، انہیں یہ تنبیہ کی جاتی ہے کہ وہ ہوش کے ناخن لیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اپنی آخرت کی فکر کریں اور کامل یقین اور بھروسہ مُسبّبُ الأسباب پر رکھیں کہ جو ربّ ماں کے پیٹ میں بچے کے لئے اسباب پیدا فرما رہا ہے، وہ نومولود بچے کے لئے بھی بہترین اسباب پیدا فرمائے گا۔

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

کتبہ: محمد طارق العطّاری النّعیمی

المُتَخَصّص فِي الفِقهِ الإسلامي

جمعیة إشاعة أهل السنة(پاکستان)، کراتشی

تصدیقات

الجواب صحیح

شیخ الحدیث مفتی محمد أحمد النّعیمی

رئیس دار الحدیث دار الإفتاء

ومهتمم دار العلوم انوار المجددیة النّعیمیة

غریب آباد، ملیر، کراتشی

الجواب صحیح

الدکتور المفتی محمد عطاء الله النّعیمی

شیخ الحدیث جامع النّور ورئیس دار الإفتاء النّور

جمعیة إشاعة أهل السنة(پاکستان)، کراتشی

الجواب صحیح

المفتی محمد جنید العطاری المدنی

الجواب صحیح

أبو الضیاء المفتی محمد فرحان القادری النّعیمی

دار الإفتاء رئیس دار الإفتاء الضیائیه، کراتشی
جمعیة إشاعة أهل السنة (باکستان)، کراتشی

الجواب صحیح
المفتی شهزاد العطاری المدنی
دار الإفتاء
جمعیة إشاعة أهل السنة (باکستان)، کراتشی

الجواب صحیح
المفتی مهتاب أحمد النّعیمی
دار الإفتاء
جمعیة إشاعة أهل السنة (باکستان)، کراتشی

الجواب صحیح
أبو ثوبان المفتی محمد کاشف مشتاق العطاری النّعیمی
دار الإفتاء
جمعیة إشاعة أهل السنة (باکستان)، کراتشی

الجواب صحیح
ابو حمزة المفتی محمد عمران المدنی النّعیمی
دار الإفتاء الهادی، گارڈن ویسٹ، کراتشی

الجواب صحیح
أبو آصف المفتی محمد کاشف المدنی النّعیمی
رئیس دار الإفتاء الهاشمیة، کراتشی

الجواب صحیح
المفتی عرفان المدنی النّعیمی
دعا مسجد، آگره تاج کالونی، کراتشی

الجواب صحیح
المفتی محمد عبدالله الفهیمی النّعیمی
جامعة انوار القرآن، لاڑکانه

الجواب صحیح
المفتی سجاد القادری
دار الإفتاء الضیائیه، کراتشی

الجواب صحیح
المفتی عبدالرحمن القادری
دار الإفتاء غریب نواز
لمبی جامع مسجد، ملاوی وسطی، افریقه

الجواب صحیح
المفتی شکیل اختر القادری النّعیمی
شیخ الحدیث بمدرسة اللبنات
کرناٹك، إنڈیا

الجواب صحیح
المفتی محمد قاسم القادری الأشرفی النّعیمی
شیش جراه ببلدة بریلی الشریفه
گاؤں، غوثیه دار الإفتاء کاشی فور اتراکند، الهند

الجواب صحیح
المفتی جلال الدین أحمد الأمجدی النّعیمی
خادم جامعه گلشن فاطمه للبنات، پیپل
نائیگاؤں، ضلع ناندیر مهاراشتر، الهند

ماخذ ومراجع

(١)**القرآن الكريم**،كلام الله تعالىٰ عزّوجلّ
(٢)**الاختيار لتعليل المختار**لعبد الله بن محمود موصلی حنفی(ت ٦٨٣ ھ)، مطبوعة: دار المعرفة ، بيروت ، الطبعة الثانية ١٤٢٣ ھ. ٢٠٠٣م
(٣)**الأشباه والنظائر** للإمام جلال الدين سُيوطی الشافعی (ت٩١١ھ)، مطبوعة:دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٠٣ھ-١٩٨٣م
(٤)**الأشباه والنظائر** للإمام تاج الدين عبد الوهاب بن علی السّبكی الشافعی (ت٧١١ھ)،مطبوعة:دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ١٤١١ھ-١٩٩١م
(٥)**الأشباه والنظائر** للعلّامة الشيخ زين الدين بن إبراهيم بن محمد بن بكر المعروف بابن نجيم المصری الحنفی(ت٩٧٠ھ)،مطبوعة:دار الكتب العلمية، بيروت،الطبعة الأولىٰ١٤١٣ھ-١٩٩٣م
(٦)**بدائع الصّنائع** للإمام علاء الدين أبی بكر بن مسعود الكاسانی الحنفی (ت٥٨٧ھ)، مطبوعة:دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولىٰ ١٤١٨ھ ١٩٩٧م-

(۷)**البحر الرائق شرح كنز الدقائق** للعلّامة الشيخ زين الدين بن إبراهيم بن محمد بن بكر المعروف بابن نجيم المصرى الحنفى(ت۹۷۰ھ)،مطبوعة :دار الكتب العلمية،بيروت، الطبعة الأولى۱٤۱۸ھ-۱۹۹۷م
(۸)**بداية المبتدى وشرحه الهداية** لشيخ الإسلام برهان الدين على بن أبى بكر المرغينانى الحنفى(ت۵۹۳ھ)،مطبوعة:مكتبة و مطبعة محمد على صبح ،القاهرة
(۹)**بهارشريعت** لصدر الشريعة محمد أمجد على الأعظمى الحنفى (ت۱۳٦۷ھ)، مطبوعة:مكتبة المدينة،كراتشى،طبعة:۱٤۳۵ھ-۲۰۱٤م
(۱۰)**تفسير أبى سعود** لقاضى القضاة محمد بن محمد عمادى الحنفى(ت ۹۸۲ھ)،مطبوعة: دار الفكر، بيروت، الطبعة الثانية ۱٤۲٤ھ-۲۰۰۳م)
(۱۱)**تفسير الخازن المسمّى لباب التأويل فى معانى التنزيل** للإمام علاء الدين على بن محمد بن إبراهيم البغدادى الشافعى الشهير بالخازن (ت۷۲۵ھ) ، مطبوعة:دار الكتب العلمية، بيروت،الطبعة الأولى۱۳۲۵ھ-۲۰۰٤م
(۱۲)**تبيين الحقائق** للإمام فخر الدين أبى محمد عثمان بن على بن محجن بن يونس الزيلعى الحنفى(ت۷٤۳ھ)،مطبوعة:دار الكتب العلمية،الطبعة الأولى ۱٤۲۰ھ-۲۰۰۰م
(۱۳)**تفسير المظهرى** للقاضى محمد ثناء الله العثمانى الحنفى النقشبندى المظهرى (ت۱۲۲۵)،مطبوعة:دار إحياء التراث العربى،بيروت،الطبعة الأولى ۱٤۲۵ھ-۲۰۰٤م
(۱٤)**تفسير روح المعانى** للعلّامة أبى الفضل شهاب الدين السيد محمود الآلوسى البغدادى الحنفى(ت۱۲۷۰ھ)،مطبوعة:دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى۱٤۲۱ھ-۲۰۰۰م
(۱۵)**تنقيح الفتاوى الحامدية(العقود الدرية فى تنقيح الفتاوى الحامدية)** للإمام الهمام الفقيه العلّامة السيد محمد أمين بن عمر عابدين الشامى الحنفى (ت۱۲۵۲ھ)،مطبوعة: مكتبة الحقانية،پشاور،پاكستان
(۱٦)**جد الممتار** للإمام اهلسنّت إمام أحمد رضا الحنفى (ت۱۳٤۰ھ)، مطبوعة: دار الفقية، بيروت

(۱۷)**الجوهرة النيرة** للإمام أبي بكر بن على الحنفى المعروف بالحدادى العبادى (ت ۸۰۰ھ)،مطبوعة:دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولیٰ ۱٤۲۷ھ-۲۰۰٦م
(۱۸)**حاشية الطحطاوى على الدر المختار** للعلامة السيد احمد بن محمد اسماعيل الطحطاوى الحنفى (ت ۱۲۳۱ھ)، مطبوعة: دار المعرفة، بيروت، الطبعة الأولیٰ ۱۳۹۵ھ-۱۹۷۵م
(۱۹)**الدر المختار** للعلّامة محمد بن على بن محمد بن على بن عبد الرحمن الحنفى الحصكفى (ت۱۰۸۸ھ)،مطبوعة:دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولیٰ ۱٤۲۳ھ-۲۰۰۲م
(۲۰)**الدرر الحكام فى شرح غرر الأحكام** للعلّامة محمد بن فراموز بن على الشهير بمنلا خسرو شيخ الإسلام الرومى الحنفى(ت۸۸۵ھ)،مطبوعة:مير محمد كتب خانه،كراتشى
(۲۱)**رد المحتار** للإمام الهمام الفقيه العلّامة السيد محمد أمين بن عمر عابدين الشامى الحنفى(ت۱۲۵۲ھ)،مطبوعة:دار الثقافة والتراث،دمشق،الطبعة الأولیٰ ۱٤۲۱ھ-۲۰۰۰م
(۲۲)**السراج الوهاج** للإمام أبي بكر بن على الحنفى المعروف بالحدادى العبادى (ت ۸۰۰ھ)،مخطوط مصوّر
(۲۳)**شرح المسلم** للإمام يحيى بن شرف النووى الشافعى (ت ٦۷۷ھ)، مطبوعة:مكتبة الصّفا، القاهرة، الطبعة الأولیٰ ۱٤۲٤ھ-۲۰۰۳م
(۲٤)**شرح منلا مسكين على كنز الدقائق** لمعين الدين محمد بن عبد الله الهروى الحنفى (ت ۹۵٤ھ)، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولیٰ ۲۰۰۸م
(۲۵)**شرح مجمع البحرين(مبارق الأزهار فى شرح مشارق الأنوار)** للعلّامة عبد اللطيف بن عبد العزيز بن أمين الدين الرومى الحنفى المعروف بابن ملك(ت۸۰۱ھ)،مخطوط مصوّر
(۲٦)**صحيح مسلم** للإمام مسلم بن الحجاج القشيرى النيسابورى (ت۲٦۱ھ)، مطبوعة:دار الكتب العلمية،بيروت
(۲۷)**فتاوى قاضيخان على هامش الهندية** للإمام فخر الدين حسن بن منصور

الأوزجندی الفرغانی الحنفی(ت۵۹۲ھ)،مطبوعة:دار المعرفة، بیروت،الطبعة الثالثة۱۳۹۳ھ-۱۹۷۳م
(۲۸)**فتح القدیر** للعلّامة کمال الدین محمد بن عبد الواحد بن عبد الحمید بن مسعود السیواسی ثم السکندری المعروف بابن الھمام(ت۸۶۱ھ)، مطبوعة:دار إحیاء التراث العربی،بیروت
(۲۹)**الفتاوی الھندیة** للعلّامة الھمّام مولانا الشیخ نظام الدین الحنفی وجماعة من علماء الھند الأعلام،مطبوعة:دارالمعرفة،بیروت،الطبعة الثالثة ۱۳۹۳ ھ -۱۹۷۳م
(۳۰)**العطاء النبویة فی الفتاوی الرضویة** لإمام أھل السنة الحاج الحافظ القاری الشاہ أحمد رضا خان الحنفی (ت۱۳٤۰ھ)، مطبوعہ:رضافاؤنڈیشن ،لاھور،طبعة:۱٤۲۷ھ-۲۰۰۶م
(۳۱)**کتاب المبسوط** لشمس الأئمة محمد بن أحمد بن أبی سھل السرخسی أبی بکر الفقیه الحنفی(ت٤۸۳ھ)،مطبوعة:دار الفکر،بیروت،الطبعة الأولیٰ ۱٤۲۱ھ-۲۰۰۰م
(۳۱)**الکفایة علی الھدایة** للإمام جلال الدین بن شمس الدین الکرلانی الخوارزمی الحنفی (ت ۷۱۷ھ)، مطبوعة:دارالکتب العلمیة، بیروت
(۳۲)**کنزالایمان** لإمام أھل السنة الحاج الحافظ القاری الشاہ أحمد رضا خان الحنفی (ت۱۳٤۰ھ)
(۳۳)**مجمع الأنھر** للفقیة عبد الرحمٰن بن محمد بن سلیمان الکلیبُولی المدعوّ شیخی زادة الحنفی (ت۱۰۷۸ھ)، مطبوعة: دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱٤۱۹ھ-۱۹۹۸م
(۳٤)**الموطا** للإمام مالك بن أنس الأصبحی (ت۱۷۹ھ)،مطبوعة: دار إحیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱٤۱۸ھ-۱۹۹۸م
(۳۵)**المصنف** للإمام الحافظ أبی بکر عبد الرزاق بن ھمّام بن نافع الصنعانی (ت۲۱۱ھ)،مطبوعة:دار الکتب العلمیة،بیروت،الطبعة الأولیٰ ۱٤۲۱ھ-۲۰۰۰م
(۳۶)**النھایة فی شرح الھدایة** للشیخ الإمام العلّامة المحقّق النّبیل الفھّامة حُسام الدین حُسین بن علی بن الحجّاج السِّغناقی (ت۷۱٤ھ)، مطبوعة: المکتبة الوحیدیة، کراتشی

(۳۷)**النهر الفائق** للإمام سراج الدين عمر بن ابراهيم ابن نُجيم المصرى الحنفى (ت۱۰۰۵ھ)، مطبوعہ: دارالکتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۲ھ. ۲۰۰۲م)
(۳۸)**الهداية شرح بداية المبتدى** لشيخ الإسلام برهان الدين على بن أبى بكر المرغينانى الحنفى (ت۵۹۳ھ)، مطبوعة: دار الأرقم، بيروت
(۳۹)https://www.bbc.com/urdu/articles/ckddd0jgq51o
(۴۰)https://www.cdc.gov/breastfeeding/features/breastfeeding-benefits.html
(۴۱)https://www.ventaoprema.com/uploads/6/5/0/0/6500536/application_note_f025_-_milk_powder_production.pdf
(۴۲) https://www.bbc.com/urdu/articles/ckddd0jgq51o

العروة في الحج والعمرة

فتاویٰ حج وعمرہ

مولف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارس حفظ وناظرہ (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ وناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

درسِ نظامی (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

تخصص فی الفقہ الاسلامی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الاسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مُتعدد علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

کُتب لائبریری

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر و نایاب مخطوطات، عربی و اردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

روحانی پروگرام

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکین روح اور تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں۔

النور اکیڈمی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت دینی و دنیاوی تعلیم کے حسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

درسِ شفاء شریف

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر و منگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔